© rasailojaraid.com

کریں گے، اس لیے ہمیں ان کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

مصر کی ''جماعت اسلامی'' کی پالیسی میں تبدیلی

مصری حکومت نے کالعدم الجماعۃ الاسلامیۃ اور اس کی شوریٰ کونسل سے تعلق رکھنے والے مزید ایک ہزار قیدیوں کو حال ہی میں رہا کر دیا ہے۔ شوریٰ کونسل کے رہائی پانے والے ارکان میں کرم زہدی، ناجح ابراہیم، فواد الدوالیبی، علاء الشریف، عاصم عبدالمجید، حمدی عبدالرحمٰن اور ممدوح علی یوسف شامل ہیں۔

جماعت اسلامیہ کے متعدد قائدین کو، جن میں شوریٰ کونسل کے سربراہ کرم زہدی بھی شامل ہیں، ۱۹۸۱ء میں انور سادات کے قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا تھا۔ ۹۰ء کی دہائی میں اسی گروپ نے مصری حکومت کا تختہ الٹ کر اسلامی حکومت کے قیام کے لیے چھ سال پر محیط مہم چلائی تھی۔ تاہم شوریٰ کونسل کے سربراہ کرم زہدی نے چھ سال قبل ۱۹۹۷ء میں تشدد کا طریقہ ترک کر کے حکومت کے ساتھ جنگ بندی کا اعلان کیا تھا جس پر جماعت کے اندر پھوٹ پڑ گئی اور گروپ کے تشدد پسند عناصر نے ۱۹۹۷ء میں لکسر کے قصبے میں ۵۸ سیاحوں کو قتل کر دیا۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ مصری حکومت کے اس اقدام سے اسلامی گروپ سیاسی میدان میں متوجہ ہوں گے اور سب سے زیادہ آبادی رکھنے والے اس عرب ملک میں اعتدال پسندوں کے ہاتھ مضبوط ہوں گے۔ تجزیہ نگار ضیاء رشوان کا کہنا ہے کہ یہ اقدام یہ بتاتا ہے کہ مصری حکومت کو اب یقین ہو گیا ہے کہ جماعت کی طرف سے کسی قسم کے مسائل کھڑے نہیں کیے جائیں گے اور یہ کہ یہ گروپ تشدد کو چھوڑ کر ایک سیاسی گروہ میں تبدیل ہو چکا ہے۔

شوریٰ کونسل کے چیئرمین کرم زہدی اور دوسرے ارکان نے حال ہی میں اپنے انٹرویوز میں بتایا کہ ان کی جماعت کی متشددانہ سوچ میں تبدیلی آ چکی ہے اور وہ ریاست کے ساتھ مسلح تصادم کا طریقے کو ترک کر دینے کا عزم کر چکے ہیں۔ زہدی نے اپنی جماعت کی طرف سے کیے جانے والے مسلح آپریشنز پر معذرت کی اور کہا کہ وہ متاثرین کو تاوان دینے کے لیے تیار ہیں۔ زہدی نے اپنے بیان میں مصر کے صدر انور السادات کے قتل کی بھی مذمت کی اور کہا کہ ان کی جماعت کو یہ اقدام نہیں کرنا چاہیے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا کرنے والے ''باغی'' تھے جنہوں نے انور سادات اور ان کے ساتھ دوسرے افراد کو ''شہید'' کر دیا۔

۱۹۸۱ء سے ۱۹۹۷ء تک اسلامی گروپوں اور حکومت کے مابین مسلح تصادم کے ضمن میں گرفتار کیے جانے والوں میں سے اب تک سولہ ہزار افراد کو رہا کیا جا چکا ہے، جن میں سے پانچ ہزار افراد کی رہائی ۱۹۹۹ء سے اب تک عمل میں آئی، جبکہ ایک اندازے کے مطابق ابھی مزید دس ہزار افراد سلاخوں کے پیچھے ہیں۔

مصری وزیر داخلہ حبیب العدلی نے کہا کہ حالیہ رہائیاں مصری حکومت کے طے کردہ اس واضح معیار کے مطابق عمل میں آئی ہیں کہ گرفتار شدگان اپنے طریقہ فکر میں مخلصانہ تبدیلی لے آئیں اور تشدد کا طریقہ ترک کرنے کا عزم کر لیں۔

(http://www.rantburg.com/ - http://www.arabicnews.com/)

© rasailojaraid.com